یہ شہادت گاہ بالاکوٹ کی ہے داستاں
چپہ چپہ پر جہاں للّٰہیت کے ہیں نشاں

مشہد بالاکوٹ

۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ میں قصبہ بالاکوٹ ضلع ہزارہ (سرحد) کے میدان میں حضرت سیّد احمد شہیدؒ اور آپ کے جاں نثار مجاہدین نے ایک فیصلہ کن جہاد کیا تھا اور رضائے الٰہی میں کثیر تعداد میں جامِ شہادت نوش کیا تھا۔ اس جہاد کی ایک مختصر داستان اشعار میں پیش خدمت ہے۔

مولانا سیّد محمد ثانی حسنیؒ

www.abulhasanalinadwi.org

جملہ حقوق محفوظ

طبع اول ۱۴۲۷ھ مطابق ۲۰۰۷ء

نام کتاب : مشہد بالاکوٹ

شاعر : مولانا سیّد محمد ثانی حسنیؒ

تعداد اشاعت : ۱۰۰۰

صفحات : ۳۲

کمپوزنگ : طارق اشرف (ایپروچ کمپیوٹرز، امین آباد، لکھنؤ)

ملنے کے پتے

● ابراہیم بک ڈپو — مدرسہ ضیاء العلوم، میدان پور، تکیہ کلاں، رائے بریلی (یوپی)

● مجلس تحقیقات ونشریات اسلام — ندوۃ العلماء، لکھنؤ

● مکتبۂ اسلام — گوئن روڈ، امین آباد، لکھنؤ

ناشر

سیّد احمد شہید اکیڈمی

دارِ عرفات، تکیہ کلاں، رائے بریلی (یوپی)

www.abulhasanalinadwi.org

فہرست

عرض ناشر	۴
مقدمہ	۶
مشہد بالاکوٹ	۹
عبرت کی نگاہ سے	۱۰
یہ غازیانِ دیں	۱۰
حضرت سیّد احمد شہیدؒ	۱۲
شاہ اسماعیل شہیدؒ	۱۳
فداکارانِ حق	۱۴
معرکہ ہونے کو ہے	۱۵
اصل خدا کی رضا	۱۶
ارباب بہرام خاں	۱۷
آخری نماز	۱۷
بالاکوٹ کا پہلا شہید	۱۸
شہادت کا شوق	۱۹
کس نے مجھے آواز دی	۱۹
مسجد زیریں میں	۲۰
اچانک حملہ	۲۰
فتح ونصرت	۲۱
حضرت شہید ہوگئے	۲۲
بدحواسی کا عالم	۲۳
شاہ اسماعیلؒ کی بے چینی	۲۴
شاہ اسماعیل شہیدؒ ہوگئے	۲۴
آہ! حضرت شہید اور شاہِ شہید	۲۵
پانسہ پلٹ گیا	۲۶
عام شہادت	۲۷
باقی خدا کا نام رہے	۲۷
بالاکوٹ کہتا ہے	۲۸

www.abulhasanalinadwi.org

عرض ناشر

اسلامی شاہناموں نے دلوں کو گرمانے اور خفتہ جذباتِ ایمانی کو بیدار کرنے میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے، ہر دور میں اس کو ادب کا شاہکار سمجھا گیا ہے، زیادہ دور کی بات نہیں حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ نے اپنے بچپن کا قصہ لکھا ہے کہ ''ہمارے خاندان میں ایک بڑا اچھا دستور تھا کہ جہاں کہیں ایسا غمناک واقعہ پیش آتا، دل دکھے ہوئے ہوتے یا کوئی پریشانی کی بات ہوتی تو ''صمصام الاسلام'' سنی جاتی۔ ..... جوش وخروش سے بھری ہوئی، درد واثر میں ڈوبی ہوئی، جنگ کا ایسا نقشہ کھینچتے کہ دل جوش سے اچھلنے لگتے ہیں اور نبض تیز ہو جاتی ہے۔ شہادت کا ذکر اس طرح کرتے ہیں کہ خود راہِ خدا میں جان دینے کے لیے دل بے تاب ہو جاتا ہے اور صحابہ کرام اور مجاہدین کے غم کے سامنے آدمی اپنا غم بھول جاتا ہے۔'' (کاروان زندگی ۱/۸۲-۸۳)

یہ مولانا عبدالرزاق کلامیؒ کا وہ منظوم ترجمہ ''فتوح الشام'' ہے جو انہوں نے صمصام الاسلام کے نام سے پچیس ہزار اشعار میں کیا تھا اور اس وقت شریف گھرانوں میں اس کے پڑھنے کا رواج تھا جس کا بڑا اثر پڑتا تھا۔

www.abulhasanalinadwi.org

مولانا، حضرت سیّد احمد شہیدؒ سے قرابت قریبہ رکھتے تھے، کیا عجب ہے کہ ان کی اسی نسبت نے ان کے اشعار میں یہ ایمانی حرارت بھر دی ہو۔

حفیظ جالندھری کے شاہنامۂ اسلام نے بھی بڑی مقبولیت حاصل کی، شاہناموں میں خاص طور پر اس کو اہم مقام ملا۔ پاکستان کے مشہور شاعر جناب علیم ناصری صاحب نے خاص طور پر حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے حالات اور واقعات جہاد کو ''شاہنامۂ بالاکوٹ'' کے نام سے پیش کیا ہے جو خاصے کی چیز ہے۔

عم مرحوم مولانا سیّد محمد ثانی کو شاعری کا پاکیزہ ذوق ملا تھا، مولانا کا دیوان ''میزاب رحمت'' کے زیر طبع ہے۔ حضرت سیّد احمد شہیدؒ سے مولانا کو دو نسبتیں حاصل ہیں۔ ایک خاندانی نسبت، دوسرے سلسلہ کی نسبت۔ حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندوی کے سفر بالاکوٹ میں مولانا ہی رفیق سفر بھی تھے۔ مولانا نے حضرت سیّد صاحب کے مجاہدانہ کارناموں اور واقعۂ شہادت کو منظوم پیش کیا ہے۔ اشعار میں روانی کے ساتھ درد بھی ہے۔ مولانا کا یہ مختصر شاہنامۂ بالاکوٹ کے نام سے حضرت مولانا محمد رابع حسنی مدظلہ کے مقدمہ کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ اس کو ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا اور ایمانی حمیت پیدا کرنے میں اس سے مدد ملے گی۔

بلال عبدالحی حسنی ندوی

www.abulhasanalinadwi.org

مقدمہ

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی مدظلہ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام علىٰ سيد المرسلين خاتم النبين سيدنا محمد و علىٰ آله وصحبه الغر الميامين، ومن تبعهم با حسان الىٰ يوم الدين، اما بعد:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے جاری رکھنا طے فرمایا، اور اس طرح آپ کو خاتم النبیین بنایا، آپؐ پر نبوت تو ختم ہوگئی لیکن اس کے کام کو جاری رکھنا طے فرمایا، جو آپ کی امت کی برگزیدہ شخصیتوں کو انجام دینے کا ذمہ دار طے فرمایا، چنانچہ اس اہم کام کے انجام دینے کے پر اثر، عملی نمونے اس امت کی چودہ سو سالہ تاریخ میں ظاہر ہوتے رہے، اور حالات کے بگڑنے پر ان کی اصلاح کے لیے اور اس کام کی انجام دہی کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے افراد کھڑے کیے جاتے رہے، جنہوں نے حالات کے دھارے کو موڑا، اور اسلامی احکامات پر عمل کرنے کو اپنی پر تاثیر کوششوں سے رواج دیا۔ انہیں میں تیرہویں صدی ہجری کے مرد مجاہد اور مجدد حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، انہوں نے اسلام کے عصر اول کی تاریخ کو اپنا نمونہ بناتے ہوئے حالات کو تبدیل کرنے

www.abulhasanalinadwi.org

اور عہد اول کے مسلمانوں کے طرز کو دہرانے کی کوشش کی، اور ترتیب تقریباً وہی رکھی جس کا اعلیٰ نمونہ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی و مدنی زندگی میں ملتا ہے، انہوں نے اولاً عوام کی اصلاح کی کوششوں کا فریضہ انجام دیا جو وعظ و نصیحت اور اخلاق و سیرت کی حکیمانہ تدبیروں کے ذریعہ تھا۔ پھر ہجرت کے عمل کو اپنایا، اور پھر مدنی زندگی کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے جہاد کا فریضہ انجام دیا۔

وہ ہجرت کر کے مغربی ہندوستان کے اس علاقہ میں گئے جہاں ان کو قیام کرنے اور اپنا مرکز عمل بنانے کا موقع نظر آیا۔ وہاں سے انہوں نے جہاد کے عمل کا آغاز کیا، اور اس کو پوری طرح سنت کے مطابق انجام دینے کی کوشش کی، جس میں حصول اقتدار، جاہ طلبی یا بے جا اقدام یا طاقت کا بے موقع استعمال بالکل اختیار نہیں کیا، ان کی یہی احتیاط تھی کہ جس کی وجہ سے وہاں کے اردگرد کے حکمرانوں نے جن کو مسلمان ہونے کے باوجود ایمانی زندگی کا وثوق نہ تھا، ان کا صحیح طور پر ساتھ نہیں دیا، اور وہاں اپنے قیام کے دوران ایک مرحلہ میں ان پر دشمن کا اچانک حملہ ہوا، اور ان کو مجاہدوں کی تعداد کی کمی کے باوجود دشمن کا سامنا کرنا پڑا، اور مقابلہ ہوا، لیکن دشمن نے اپنی طاقت اور چالاکی اور اچانک اقدام سے ان کی طاقت کو شکست دیدی۔

انہوں نے اور ان کے مجاہد رفقاء کی خاصی تعداد نے جام شہادت نوش کیا، اس طرح دنیا کے مروجہ طریقہ کے لحاظ سے وہ ناکام رہے، لیکن اسلامی روح اور مزاج کے اعتبار سے انہوں نے قرآن و حدیث کی ہدایت کی جس طرح پابندی کی، اور اپنی دعوت اور حسن عمل سے اہل ایمان کی خاصی

www.abulhasanalinadwi.org

تعداد تیار کردی، اس کے ہوتے ہوئے اگر چہ انہوں نے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی، لیکن ایمانی اثرات اور وسیع پیمانہ پر اصلاح کے انجام دینے کے لحاظ سے وہ پوری طرح کامیاب کہلانے کے مستحق رہے، اور اخلاص وعزیمت اور ایمان وجہاد فی سبیل الحق کی انہوں نے جو مثال قائم کی وہ رہتی دنیا تک قابل قدر سمجھی جاتی رہے گی۔

اس کی داستان کو مختلف اہل قلم نے پیش کیا ہے، اور شعر وسخن میں بھی اس ڈھالا گیا ہے، شعر وسخن میں ڈھالنے کی ایک کامیاب مثال مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ کی پیشکش ہے، جس میں واقعات کو پر اثر طریقہ سے ادا کیا گیا ہے۔ اس کے برعکس پڑھنے سے واقعات کا علم اور ان سے ہونے والا تأثر حاصل ہوتا ہے۔

مولانا سید محمد ثانی حسنی رحمۃ اللہ علیہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتی مزاج کے حامل اور دینی کوششوں کے قدرداں تھے، اس کے ساتھ ساتھ اپنے خیالات واحساسات کو شعری سانچے میں ڈھالنے کی ان میں اچھی صلاحیت تھی۔ ان کا شعری اظہار پُر مغز بھی ہوتا تھا اور مؤثر بھی، جس کا اندازہ ان کے اس منظومہ سے کیا جاسکتا ہے جو انہوں نے حضرت سید احمد شہیدؒ کے واقعہ بالاکوٹ کو پیش کرتے ہوئے کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے اس مخلصانہ عمل کو قبول فرمائے، اور اس سے سبق لینے کی جو گنجائش ہے اس سے بہرہ ور فرمائے۔

۹ر ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ، جمعرات
۱۲ر دسمبر ۲۰۰۶ء

محمد رابع حسنی ندوی
(ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

www.abulhasanalinadwi.org

مشہد بالاکوٹ

ہم سنائیں آج تم کو ایک ایسی داستاں
جس کے دامن میں ہیں سمٹیں سیکڑوں قربانیاں
داستاں وہ داستاں جو ہے بہت ہی خونچکاں
آج تک آنسو بہاتے ہیں زمین و آسماں
یہ شہادت گاہِ بالاکوٹ کی ہے داستاں
چپہ چپہ پر جہاں لٹھیت کے ہیں نشاں
کون بالاکوٹ؟ جو ہے مخزن لعل و گہر
مطلع انوار جو ہے مدفنِ شمس و قمر
مختصر سی ایک بستی نام بالاکوٹ ہے
اور قریب اس کے ذرا سا ایک مٹی کوٹ ہے
چاروں جانب اونچی نیچی ہے پہاڑوں کی قطار
بہہ رہا ہے شور کرتا کتنا دریائے کنہار
راستے ہیں پیچدار اور وادیاں دشوار ہیں
منزلیں ہیں سخت بے حد گھاٹیاں خمدار ہیں

www.abulhasanalinadwi.org

عبرت کی نگاہ سے

داستاں یہ ہے جہاں کی وہ دکھائیں ہم تمہیں
داستاں ہے جن کی یہ اُن سے ملائیں ہم تمہیں
آج ہے تاریخ چوبیس اور ذی قعدہ کا ماہ
سن ہے بارہ سو چھیالیس اور ہجری سال و ماہ
آہ! بالاکوٹ کی کیسی شبِ دیجور ہے
اللہ جانے آج کیا اللہ کو منظور ہے

یہ غازیانِ دیں

ہیں جمع کتنے مجاہد باندھ کر سر سے کفن
شوق میں کتنے شہادت کے ہیں سرشار و مگن
وہ مجاہد سربکف اور جاں سپار و سرفروش
جان دینے کا جنہیں ہے بے پنہ جوش و خروش
وہ مجاہد ناز ہے جن پر بڑا اسلام کو
تج دیا حق پر جنہوں نے راحت و آرام کو
وہ مجاہد ہیں شہادت کے تصور سے نہال
نور سے معمور چہرے، خوش خصال و خوش نہال

www.abulhasanalinadwi.org

وہ مجاہد جن کا تقویٰ میں نہیں کوئی مثیل
جن کے اعلیٰ ہیں مقاصد اور امیدیں قلیل
وہ مجاہد رات میں کرتے ہیں اشکوں سے وضو
اور دِن میں راہِ مولیٰ میں گراتے ہیں لہو
وہ مجاہد جن پہ خود تلوار کو بھی ناز ہے
جن کا ہر فرد و سپاہی اک عقاب و باز ہے
نغمۂ شوقِ شہادت گنگناتا ہے کوئی
زیرِ لب اک بے خودی میں مسکراتا ہے کوئی
آیتیں قرآن کی پڑھ کر سناتا ہے کوئی
کیا فضائل ہیں شہادت کے بتاتا ہے کوئی
دیدہ و دِل پر ہے طاری اک شہادت کا نشہ
عشق مولیٰ نے بنایا اس کو پھر دو آتشہ
جس کو دیکھو عشقِ مولیٰ کے نشہ میں چور ہے
اور شہادت کے نشہ میں بے خود و مخمور ہے
ہے ہر اک کا پاک دامن پاک ہیں قلب ونظر
صاحبِ عقل و خرد اور صاحبِ دِل، دیدہ ور
الغرض ٹھہرا یہاں ہے ایک ایسا کارواں
جو ہے حق کا پاسباں، حق بھی ہے اس کا پاسباں

www.abulhasanalinadwi.org

حضرت سیّد احمد شہیدؒ

ہیں امیرِ کارواں حضرت امام المتقیں
رہبر راہِ طریقت ہادیٔ دینِ مبیں
فخر سادات و امیر المومنین عالی مقام
سیّد احمد جو کہ ہیں اللہ والوں کے امام
پیکر صدق و صفا اور صاحب حلم و حیا
معدن عدل و ورع اور مصدرِ جود و سخا
ہند میں حق کا جنھوں نے بول بالا کردیا
بے خدا انسان کو اللہ والا کردیا
زندگی بخشی جہاد فی سبیل اللہ کو
حق کا متوالا بنایا رند کو گمراہ کو
جو بھی بیٹھا ایک لمحہ صحبت اکسیر میں
رہ گیا وہ عمر بھر پھر عشق کی زنجیر میں
اللہ اللہ ہے کشش کتنی رخِ تنویر میں
جملہ جملہ وعظ کا ڈوبا ہوا تاثیر میں
اِک نظر جس نے بھی دیکھا ہوگیا اُن کا غلام
ہوگیا پکّا موحّد کی عبادت صبح و شام

www.abulhasanalinadwi.org

آپ سے سب کا تعلق خادمانہ ہوگیا
غازیوں کو عشق ایسا والہانہ ہوگیا
دیکھتے ہیں روز و شب پُر نور صورت آپ کی
قدر ایسی! کیا کرے گا کوئی اپنے باپ کی
دیکھتے ہیں اور خوشی سے پھول جاتے ہیں سبھی
دیکھتے ہیں، ما سوا کو بھول جاتے ہیں سبھی
کتنی صورت ہے پیاری کیا ادا ہے دلربا
دیکھ کر یہ پیاری صورت یاد آتا ہے خدا
اک اشارہ ہو اگر تو جان دیدیں سب ابھی
کردیں قرباں مال سارا آن دے دیں سب ابھی
گلشنِ اسلام میں ہے جن کے دم سے آب و تاب
آسمان ہند کا وہ ایک روشن آفتاب
جن کی پیاری ہر ادا پر زندگی کو ناز ہے
رحمت ہر نفس ہم راز ہے دم ساز ہے

شاہ اسماعیل شہیدؒ

اور امیر کارواں کے ہیں رفیق و ہم رکاب
شاہ اسمٰعیل صاحبؒ ہند کے وہ ماہتاب

www.abulhasanalinadwi.org

سنت و توحید کے علم و عمل کے آفتاب
جن کے دم سے شرک و بدعت کا ہوا خانہ خراب
وہ عظیم المرتبت انسان حق کے پاسباں
مرکز علم و عمل ہیں اور شریعت کے نشاں
جو ہیں واعظ شبنم افشاں، ہیں خطیب شعلہ بار
مرد دانا، مرد حق اور زہد و تقوی کے شعار
خاندانِ شاہ ولی اللہؒ کے چشم و چراغ
جن کی کوشش سے ہوا اسلام کا شاداب باغ

فداکارانِ حق

ایک ہی عالم نہیں ہے سیکڑوں عالم ہیں ساتھ
اور جن پر علم کو ہے ناز وہ عالم ہیں ساتھ
ساتھ وہ بھی جو رہے تھے صاحبانِ دل کبھی
ساتھ وہ بھی جو بنے تھے ساقیٔ محفل کبھی
ساتھ ہیں اصحابِ دولت اور ہیں مزدور بھی
شوکت و قوت کے مالک اور ہیں مجبور بھی
الغرض سب ہی جمع ہیں وہ فدا کارانِ حق
دشمنانِ شرک و باطل اور پرستارانِ حق

www.abulhasanalinadwi.org

ان میں ادنیٰ اور اعلیٰ سب کے سب ممتاز ہیں
غمگسار اک دوسرے کے ہمدم ودمساز ہیں

معرکہ ہونے کو ہے

حق و باطل کا یہاں اب معرکہ ہونے کو ہے
ہر مجاہد اپنا چہرہ خون سے دھونے کو ہے
یا تو جنت ہی ملے گی ہو گی یا فتح مبیں
آسماں بن کر رہیں گے یا تو پھر زیر زمیں
لو شب تاریک گذری ہوگئی آخر سحر
آگیا وہ وقت کردیں شوق سے جانیں نذر
چھا گئے یک لخت دشمن کتنے مٹی کوٹ پر
زور سے تاکہ کریں وہ حملہ بالا کوٹ پر
ناگہاں آمد پہ ان کے سب کو حیرت ہوگئی
پھر بھی حضرت کی وجہ سے سب کو ہمت ہوگئی
جو نظر آئی مسلمانوں کو فوج دشمناں
ہوگئے تیار آخر لے کے شمشیر و سناں
کررہے ہیں تیز کتنے اپنی تلواروں کی دھار
آج ٹکرا کے رہیں گے اس جگہ پر نور و نار

www.abulhasanalinadwi.org

اپنی آنکھوں ہر مجاہد نے شہادت دیکھ لی
اور شہادت کے پسِ پردہ ہی جنت دیکھ لی
خوف طاری کچھ نہیں ان کے قلوب پاک پر
ان کا ایماں ہے یہ فرمانِ شہہ لولاک پر
بس حرام اس ذات پر ہوگی جہنم کی یہ نار
جسم پر جس کے پڑے گا راہ مولیٰ کا غبار

اصل خدا کی رضا

اک مقامی شخص بولا کتنی زیادہ فوج ہے
دشمنوں کی ہائے کتنی یہ مسلح فوج ہے
بولے حضرت خان بھائی تم نے کیا یہ کہہ دیا!
قلت و کثرت ہے کیسی شوکت وقوت ہے کیا؟
اصل میں مقصود ہے حاصل خدا کی ہو رضا
ہو اگر راضی خدا تو ہار بھی ہے حق بجا
ہو نہ بالکل جو بھروسہ اس خدائے پاک پر
جیت جائیں ہم اگر تو جیت ایسی خاک پر
دیکھتے ہی خون سب کا آگیا ہے جوش پر
ہے لبوں پر ذکر مولیٰ اور ساماں دوش پر

www.abulhasanalinadwi.org

ارباب بہرام خاں

باوفا حضرت کے ہیں ارباب اک بہرام خاں
جاں نثاری ہے شعار ان کا اور ہمت ہے جواں
صرف ہے شوقِ شہادت ان کے دل میں موجزن
جان دیدوں حق پہ میں یہ ان کے دل میں ہے لگن
بولے یہ بہرام خاں آ کر کے حضرت کے حضور
میں ہوں اک ناچیز بندہ، میں ہوں سرتاپا قصور
اے امیر المؤمنیں عالی مقام و عالی قدر!
راہِ مولیٰ میں ہے حاضر لیجیے یہ میرا سر
ایک کیا ہر ہر مجاہد حاضر خدمت ہوا
وعظ کا ہر ایک جملہ باعث قوت ہوا

آخری نماز

مسجد بالا میں حضرت سید عالی مقام
غازیانِ دینِ حق کے آج ہیں آخر امام
کتنا با برکت قیام ہے کتنا بابرکت سجود
پھر نصیب ہو گا نہیں ایسا قیام ایسا قعود

www.abulhasanalinadwi.org

اقتدا میں آپ کی آج آخری ہے یہ نماز
ہیں فدا کارانِ حق میں کتنے محمود و ایاز
مسجد بالا میں حضرت دیر تک ٹھہرے رہے
بند دروازہ کیا دل سے دعا کرتے رہے
اور باہر غازیانِ دین بھی تیار ہیں
لیس ہتھیاروں سے ہیں اور برسرِ پیکار ہیں

بالاکوٹ کا پہلا شہید

ایک غازی کا سنو تم کتنا پیارا حال ہے
رشک کے قابل ہے سب کے جو کہ اسکا حال ہے
ایک جانب ہے پکاتا دیگچی میں کھیر کو
ہے مگر منظور کچھ اور کاتبِ تقدیر کو
رنگ چہرے کا خوشی سے اس کا بدلا ناگہاں
اور بولا دیکھ کر غازی وہ سوئے آسماں
سُرخ کپڑوں میں یہ دیکھو سامنے اک حور ہے
روح پرور ہے سماں، کتنی فضا پر نور ہے
اے دلِ بے صبر! کیا ہے لطف اتنی دور سے
اب تو کھاؤں گا وہیں جا کر دست حور سے

www.abulhasanalinadwi.org

یہ کہا پھر پھینک کر یکدم اٹھا آگے بڑھا
کود کر میدان میں بڑھتا رہا لڑتا رہا
ہو گیا آخر وہ بالا کوٹ کا پہلا شہید
جان دیدی راہ مولیٰ میں ہوئی پھر اس کی عید

شہادت کا شوق

ایک غازی نے کہا کس شوق سے با چشم تر
اب تلک کتنا تھا میں ناقص خیال و بے نظر
تھا ستاتا اب تلک مجھ کو خیال اہلِ وطن
ہیچ ہے اب یہ وطن، بیکار ہے اب مال و تن
اب تو مجھ کو ایک ہی رہ رہ کے آتا ہے خیال
جلد میری ہو ملاقات خدائے ذو الجلال
جلد یا رب نوش میں جام شہادت کو کروں
آنکھیں پھر مخمور ہوں تیری زیارت جو کروں

کس نے مجھے آواز دی

مسجد بالا میں حضرت کا ادھر حجرہ کھلا
غور سے دیکھا سبھوں کو اور مبارک لب کھلا

www.abulhasanalinadwi.org

پھر یہ فرمایا، سنو! کس نے مجھے آواز دی؟
بولے یا حضرت! کسی نے بھی نہیں آواز دی
دیر میں فرمایا پھر کس نے پکارا ہے مجھے
یا خدائے ذو الکرم کا اک اشارا ہے مجھے

مسجد زیریں میں

الغرض پھر آپ نکلے اور تیزی سے چلے
پیچھے پیچھے غازیانِ دیں بھی پھر ہو لیے
مسجدِ بالا سے اترے مسجد زیریں گئے
با سکون و عزو شان و شوکت و تمکیں گئے
مسجدِ زیریں میں حضرت دیر تک ٹھہرے رہے
غازیوں سے قیمتی اور مشورے کرتے رہے

اچانک حملہ

مسجد زیریں کے آگے ہیں بہت دھانوں کے کھیت
بن گئے وہ جیسے دلدل بھیگ کر پانی سے کھیت
پھر اچانک آپ دوڑے اور آگے بڑھ گئے
جا گھسے دلدل میں حضرت اور اوپر چڑھ گئے

www.abulhasanalinadwi.org

آپ کھیتوں سے چلے، پھرتی ہے کتنی آپ میں
بے پناہ شوقِ شہادت موجزن ہے آپ میں
ہوگئے پھر آپ مٹی کوٹ کے نالہ کے پار
آڑ لی پھر ایک پتھر کی کریں پھر تا کہ وار
غازیوں کی اک جماعت لے کے شمشیر و تبر
اس طرف کو تیز دوڑی عالی حضرت ہیں جدھر
چند نمازی ساتھ ہیں اور ساتھ ہیں بہرام خاں
سر کیے بندوق ریفل اور فرا بیں و سناں
پھر مسلسل غازیوں کی ٹولیاں چلنے لگیں
پڑ گیا گھمسان کا رَن گولیاں چلنے لگیں
اک نظر جھپکی تو حضرت پارِ دلدل ہوگئے
دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے اوجھل ہوگئے

فتح ونصرت

غازیوں نے بڑھ کے آگے دشمنوں کو جالیا
جو بھی بھاگا دشمنوں سے اس کو جا کر پالیا
سامنے جتنے بھی دشمن آئے سب مارے گئے
ہوگئے واصل جہنم آگ میں سارے گئے

www.abulhasanalinadwi.org

جو بچے واپس وہ مٹی کوٹ پر چڑھنے لگے
غازیوں کی گولیوں سے گر کے پھر مرنے لگے
جو پہاڑی پر ہیں دشمن گولی برسانے لگے
گولیوں کے ساتھ پتھر بھی وہ برسانے لگے
بھر گیا پوری فضا میں کارتوسوں کا دھواں
گولیوں کی اتنی بارش الحفیظ والاماں!
غازیوں کو الغرض جب فتح و نصرت ہوگئی
پھر خدا کی اور ہی کچھ یہ مشیت ہوگئی

حضرت شہید ہوگئے

شور اٹھا ہر طرف حضرت نظر آتے نہیں
ڈھونڈھتے ہیں آپ کو لیکن کہیں پاتے نہیں
کوئی کہتا ہے کہ حضرت ہوگئے آخر شہید
بد نصیبی ہے ہماری ہوگئے محرومِ دید
وہ امیرِ کارواں عالی مقام و عالی قدر
وہ امیر المؤمنین و نائب خیر البشر
آہ رخصت ہوگیا ہے عام تھا جس کا کرم!
کارواں کے دل سے پوچھو ہوگیا کتنا ستم!

www.abulhasanalinadwi.org

کارواں کو چھوڑ میر کارواں جاتا رہا
گلستاں اجڑا امینِ گلستاں جاتا رہا
کیسے پہونچیں گے بتاؤ دور منزل ہوگئی
اس کے جانے سے ہماری سرد محفل ہوگئی
آہ وہ جاتا رہا جو نازشِ اسلام تھا
اور جہاد فی سبیل اللہ جس کا کام تھا
دیکھتے ہی دیکھتے ہائے خدا کیا ہوگیا
وہ گئے کیا کارواں کا بخت سارا سوگیا
سر زمین کوٹ کتنی آج خوں آشام ہے
ہر مجاہد آج کتنا کشتۂ آلام ہے

بدحواسی کا عالم

چھوڑ کر حملہ کو غازی بد حواس و بے قرار
ڈھونڈھنے کو چل پڑے حضرت کو ہو کر اشکبار
ڈھونڈھتے پھرتے ہیں غازی گولیوں کی چھاؤں میں
زخم خوردہ جسم ان کے آبلے ہیں پاؤں میں
الغرض ہر ایک غازی پر اداسی چھاگئی
سب کو حضرت کی عدم موجودگی تڑپا گئی

www.abulhasanalinadwi.org

ہوگیا ہر اک بے خود بے سکت بے اختیار
مضطرب بے چین و بے کل بدحواس و بے قرار

شاہ اسمٰعیلؒ کی بے چینی

شاہ اسمٰعیلؒ نے بے چین ہو کر یہ کہا
کیا ہوا حضرت کو میرے اے رفیقو! کیا ہوا؟
زندگی بیکار ہے اب میں بھی جاتا ہوں وہاں
میرے آقا، میرے رہبر، میرے حضرت ہیں جہاں
جب کہ حضرت ہی نہیں تو جی کے ہم سب کیا کریں
آؤ ملکر سب چلیں باب شہادت وا کریں
یہ کہا آگے بڑھے اور بے جھجک لڑتے رہے
دشمنوں سے دو بدو وہ بے کمک لڑتے رہے

شاہ اسمٰعیلؒ شہید ہو گئے

ان کے ماتھے پر اچانک ایک گولی پڑ گئی
تر کیا ڈاڑھی لہو سے کام اپنا کر گئی

www.abulhasanalinadwi.org

مسکرا کر جان دیدی پھر تو پائے یار پر
فتح پائی در حقیقت اپنی ظاہر بار پر
رحمتِ باری تعالیٰ کو پیار آہی گیا
''عمر بھر کی بے قراری کو قرار آہی گیا''
کر لیا حاصل خدا کے بے شمار اکرام کو
ہوگیا نقصان لیکن ملتِ اسلام کو
آہ! وہ مرد خدا اور حق نما رخصت ہوا
مرد دانا چھوڑ کر دارِ فنا رخصت ہوا
وہ گیا، مرجھا گیا اسلام کا شاداب باغ
حق پرستوں کے دلوں کو کر گیا وہ داغ داغ

آہ! حضرت شہید اور شاہِ شہید

حضرت سید شہیدؒ اک قافلہ سالار تھے
شاہ اسمٰعیل صاحبؒ نائب سالار تھے
ہوگیا کتنا خسارا، چھپ گیا وہ آفتاب
غم پہ غم اس پر چلا روپوش ہو کر ماہتاب
ان کے جانے سے جہاں پر اک سیاہی چھا گئی
وہ گئے دنیا سے کیا سب پر تباہی چھا گئی

www.abulhasanalinadwi.org

جن سے یہ سارا چمن سرسبز تھا شاداب تھا
جن کے دم سے سارا گلشن گلشنِ نایاب تھا
ان کے جانے سے چمن کی ہر کلی کُملا گئی
گلستاں میں آج کیا آندھی چلی جُھلسا گئی
حادثہ ایسا ہوا سب اس پہ ہیں ماتم کناں
یہ فضا آب و ہوا اور یہ زمین و آسماں

پانسہ پلٹ گیا

بدحواسی دیکھ کر دشمن نے حملہ کردیا
زخم خوردہ، دل شکستوں پر یہ ہلّہ کردیا
غازیوں نے دیکھا پلٹے اور مقابل ہوگئے
اس قلیل عرصہ میں کتنے منھ لہو سے دھو گئے
حادثہ سے غازیوں پر سکتہ طاری ہوگیا
پھر تو کیا ہے دشمنوں کا پلّہ بھاری ہوگیا
قتل و غارت کا پھر ایسا ایک چکر سا چلا
بن گیا میدان بالا کوٹ مثل کربلا
کیا لڑیں غازی یہاں پر کوئی رہبر ہے نہیں
دل کو تھامے کون اُن کے کوئی دلبر ہے نہیں

www.abulhasanalinadwi.org

منتشر ہو ہو کے غازی ہر طرف لڑنے لگے
اور دشمن راہ پا کر ہر طرف بڑھنے لگے

عام شہادت

آسماں سے ٹوٹ کر کتنے ستارے گر گئے
مہر و ماہ و آفتاب و ماہ پارے گر گئے
آہ! کتنے آج مردانِ خدا رخصت ہوئے
حق پہ دے کر جان کو دار بقاء رخصت ہوئے
خون سے لت پت ہیں لاشیں غازیان دین کی
پا گئیں آرام روحیں داعیانِ دین کی

باقی خدا کا نام ہے

جو کہ دیکھا خواب تھا وہ آج بے تعبیر ہے
کتنی یہ تدبیر سے روٹھی ہوئی تقدیر ہے
مرکز ظلم و ستم ہے آہ بالا کوٹ آج
آہ! کیسا لٹ گیا ہے شرع و دیں کا تخت و تاج

www.abulhasanalinadwi.org

تین سو لاشیں پڑی ہیں آج بے گور و کفن
آہ! یہ مظلوم کتنے ہیں غریبانِ وطن
دیکھ کر آنکھوں پہ سب کے اک اندھیرا چھا گیا
رو رہے ہیں سارے دل، منھ کو کلیجہ آ گیا
کتنا بالا کوٹ کا منظر یہ ہیبت ناک ہے
شور تھا کل کیا یہاں پر آج اڑتی خاک ہے
اس جہانِ رنگ و بو میں گردشِ ایام ہے
سب کو لازم ہے فنا باقی خدا کا نام ہے

بالاکوٹ کہتا ہے

سن لی تم نے آج میری داستان خونچکاں
دیکھ کر کے جس کو لرزے کیا زمیں کیا آسماں
داستاں سن کر کے تم ہو کتنے زیادہ اشکبار
دیکھ کر دھرتی کو میرے ہو گئے ہو بے قرار
موت سے گھبرا گئے تم خون سے لرزاں ہوئے
اتنی جانیں جو گئیں تم ان پہ کیوں ترساں ہوئے
میں نے مانا حادثہ یہ ہے بہت ہی دل خراش
اس کو سن کر ہو گیا ہے سخت دل بھی پاش پاش

www.abulhasanalinadwi.org

میں نے مانا یہ شہیدانِ وفا مظلوم ہیں
یہ خدا کے لاڈلے ہیں کتنے یہ معصوم ہیں
ہوگئی سیراب خوں سے آہ یہ میری زمیں!
ہوگئی کتنی شکن آلود یہ میری جبیں!
میں نے دیکھا جو بھی منظر میں بتا سکتا نہیں
میں زباں پر آہ اس کو آج لا سکتا نہیں
مجھ سے بڑھ کر غم زدہ تم ہو نہیں سکتے کبھی
رو چکا ہوں جتنا میں تم رو نہیں سکتے کبھی
مجھ پہ غم اتنا پڑا کہ میرا سینہ پھٹ گیا
ہوگیا دل ٹکڑے ٹکڑے اور کلیجہ کٹ گیا
کچھ نہیں لیکن سنو تم اتنے غم سے فائدہ
ہائے واویلا غلط ہے چشم نم بے فائدہ
شک نہیں اس میں ذرا بھی، موت سب کو آئیگی
بچ نہیں سکتا ہے کوئی، کھینچ کر لے جائے گی
کتنے مرتے ہیں گھروں میں مبتلا اس حال میں
دل پھنسا رہتا ہے ان کا مال وزر کے جال میں
رشک کے قابل ہے وہ کہ جس نے حق پر جان دی
پی لیا جامِ شہادت مسکرا کر جان دی

www.abulhasanalinadwi.org

یہ مبارک ہستیاں جامِ شہادت پی گئیں
جان دیدی حق پہ سب نے اور حق پر جی گئیں
دین کے خاطر انھوں نے دیں بہت قربانیاں
چھوڑ کر کے مال و دولت، عیش و تن آسانیاں
کوئی ان کے کارناموں کو مٹا سکتا نہیں
بھولنا چاہے اگر پھر بھی بھلا سکتا نہیں
خون کا ہر قطرہ ان کا رنگ لائے گا ضرور
اپنی محنت کا صلہ ہر ایک پائے گا ضرور
تھی تمنا جو بھی ان کی ان کو حاصل ہوگئی
رحمت حق سے ہر اک کی روح واصل ہوگئی
جان دے کر حق پہ تم کو دے گئے درسِ حیات
کر دیا ہے ان سبھوں نے حق سے روشن کائنات
خون کا ہر قطرہ کہتا ہے زبانِ حال سے
نکلو تم للہ قیل و قال کے جنجال سے
شوکت و قوت ہے کیا یہ مال و زر کچھ بھی نہیں
بے خدا شام و سحر علم و ہنر کچھ بھی نہیں
زندگی وہ موت ہے جس میں نہ ہوں قربانیاں
ہیچ ہے یہ عیش کوشی، ہیچ تن آسانیاں

www.abulhasanalinadwi.org

موت کی مانند جانو مت شہادت تم کبھی
اس کی سمجھا ہے نہ سمجھو گے حقیقت تم کبھی
زندگی ہے یہ شہادت اور ایسی زندگی
جس کو حاصل ہے سنو دونوں جہاں تابندگی
عارضی ہے یہ جہاں کیسی خزاں کیسی بہار
زندگی سے پیار چھوڑو موت سے ہو ہم کنار
زندگی اپنی بناؤ تم سراپا انقلاب
ہے اندھیری ساری دنیا بن کے نکلو آفتاب
سید احمدؒ اور اسماعیلؒ کیا بیکار تھے؟
زندگی سے یا وہ اپنی ناخوش و بیزار تھے؟
یا یہاں دولت کی لالچ کھینچ لائی تھی انھیں
یا حکومت کی طمع اور حرص لائی تھی انھیں؟
راحت و آرام کو وہ چھوڑ کر آئے تھے کیوں؟
دور اتنی، بے وطن تیر و تبر کھائے تھے کیوں؟
دوسرے غازی بھی تھے کیا بے زر و اہل و عیال
ہر طرف ان کے نہیں تھا کیا کبھی دنیا کا جال؟
میں سمجھتا ہوں کہ تھے سارے کے سارے کام کے
ہاں مگر تھے عاشقِ صادق خدا کے نام کے

www.abulhasanalinadwi.org

جب کہ دیکھا گلشنِ اسلام پر آئی خزاں
کفر تک لینے لگا اسلام کی جب چٹکیاں
ہوگیا اسلام جب جبرو تشدد کا شکار
تنگ مسلم پر ہوا جب ہند کا سارا دیار
اشکبار ہو کر کے نکلے وہ گھروں کو چھوڑ کر
بے قرار ہو کر نکلے بندھنوں کو توڑ کر
ہوگئے قربان سب حق کی رضا کے واسطے
مسکرا کر جان دیدی اک خدا کے راستے
چاہتے ہو تم اگر اللہ کو راضی کرو
فکرِ جان و مال کو پھر قصۂ ماضی کرو
زندگی اپنی لگاؤ اس پیارے کام پر
روشنی حاصل کرو تم ان سے ہر ہر گام پر
ہیں ابھی موجود وہ ابھرے ہوئے نقش قدم
اور ابھی تک خوں سے بالا کوٹ کی مٹی ہے نم
نقش پا پر ان کے چل کر پاؤ گے منزل کو تم
کھیل کر طوفان سے پا جاؤ گے ساحل کو تم

www.abulhasanalinadwi.org